کہ اس کا روغن روشن ہو جائے اگرچہ اس کو آگ بھی نہ چھوئے) اور شریعت الٰہیہ میں اس قسم کے لوگوں کو "سباق" کہا گیا ہے۔

انھی لوگوں میں ایک طبقہ انبیاء کرام کا ہوتا ہے۔ انبیاء کرام کے لیے خلق مطلوب کی تحصیل، اس کے کمالات کی طرف اقدام، اس کی مناسب ہیئات واشکال کی تقرری، فوت شدہ امور کی تحصیل اور اس کی رکنیت کا علم موجود و حاضر کا القاء اور ناقص و ناتمام کی تکمیل نہایت سہل ہوا کرتی ہے، وہ اس منزل مقصود کو بغیر کسی امام اور بغیر کسی راہبر کے پا لیتے ہیں۔ انبیاء کرام اپنی اپنی فطرت کے اقتضاء کے بموجب اپنی راہ خود بخود طے کرتے چلے جاتے ہیں، ان کے اعمال اور طریق زندگی کو لوگ محفوظ کرلیتے ہیں اور اس طرح ان کے سنن اور قوانین منظم ہو جاتے ہیں اور لوگ انھی سنن اور قوانین کو اپنا دستور العمل بنا لیتے ہیں اور جب ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ معمولی پیشے لوہاری، نجاری وغیرہ کو اس وقت تک حاصل نہیں کرسکتے، جب تک کہ اپنے پیش روؤں کے منقولہ طریقوں کا استعمال نہ کریں تو پھر تم ان اعلیٰ اور شریف مقاصد کی نسبت کیا خیال کرسکتے ہو جن کی راہ نمائی صرف انھی لوگوں کو ہوتی ہے جنھیں خدا کی تائید و توفیق میسر ہوتی ہے۔

پاکستان کے عربی مدارس میں تدریس و تعلیم کے ساتھ نشرواشاعت کے شعبے بھی قائم کیے جارہے ہیں۔ سندھ میں اس کی ابتدا مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈو حیدرآباد سے ہوئی ہے، جہاں 'مخدوم محمد ہاشم اکیڈمی' قائم کی گئی اور حال ہی میں اس اکیڈمی کی طرف سے مخدوم صاحب کی نادر روزگار تالیف "فرائض الاسلام (عربی)"، مصری ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ عالم اسلام میں اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ منفرد تالیف ہے، جس میں اسلام کے عملی فرائض کا عمدہ سلیقے سے استقصاء کیا گیا ہے۔ شروع میں ایک مبسوط مقدمہ بھی دیا گیا ہے جس میں سوانح حیات کے ساتھ مخدوم صاحب کی فقہی مساعی کو واضح کیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی سے بھی یہ کتاب دستیاب ہوسکتی ہے۔